REGD NO. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
ربوہ
الفضل
۶ رجب ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۷ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش | ۷ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

سلامتی کونسل کا اجلاس جمعہ کو پھر مسئلہ کشمیر پر غور کرے گا

اس اجلاس میں بھارتی نمائندہ کو پاکستان کے وزیر خارجہ کی تقریر کا جواب دینے کا موقعہ دیا جائیگا

نیویارک ۶ فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سلامتی کونسل ۸ فروری (جمعہ) کی رات کو پھر کشمیر کے مسئلہ پر غور کریگی۔ اس اجلاس میں ہندوستانی نمائندہ مسٹر کرشنا مینن کو تقریر کا موقعہ دیا جائیگا۔ اور مسٹر مینن اپنی تقریر میں پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون کی تقریر کا جواب دیں گے۔ اس کے بعد اسی ہفتے پھر کونسل کا اجلاس آخری بحث کے لئے منعقد ہوگا۔

واضح رہے کہ ملک فیروز خاں نون نے اپنی تقریر میں یہ ثابت کیا تھا کہ ہندوستان متواتر سلامتی کونسل کے فیصلوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ملک نون نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ کشمیر میں فوجوں کے انخلا کے بعد جلد سے جلد رائے شماری کا انتظام کرے۔ اور اس غرض سے اقوام متحدہ کی فوج وہاں متعین کرے۔

ادھر نئی دہلی سے اطلاع ملی ہے کہ کل بھارتی کابینہ نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں کشمیر کے مسئلہ پر غور کیا۔ اس سلسلہ میں گزشتہ دنوں میں متعدد بار مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد پنڈت نہرو سے ملاقات کر چکے ہیں۔

مسٹر بخشی نے کل ایک ملاقات کے دوران کہا کشمیر کے باشندے اپنے مستقبل کو ہندوستان کے ساتھ وابستہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اس لئے اب وہاں رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارتی حکومت غالباً بہت جلد سلامتی کونسل کے م ممبروں کو اپنے اس ارادے سے مطلع کر دے گی۔ کہ وہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج بھیجنے اور رائے شماری کرانے کی اجازت نہیں دے سکتی

بھارت نے مغربی طاقتوں کو خوش کرنے کی کوشش شروع کر دی

کراچی ۶ فروری۔ کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی منعقد قرارداد کے بعد بھارت نے مغربی ملکوں کو خوش کرنے کی کوششیں شروع کردی ہیں۔ حفاظتی کونسل کے فیصلہ کے بعد بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور مسٹر کرشنا مینن مغربی ملکوں پر کئی دن تک حملے کرتے رہے لیکن اب ان کے لہجے میں اچانک تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ بھارتی اخبارات کے لہجے کی تلخی اور ترشی بھی کچھ کم ہو گئی ہے۔

بھارت کے لہجہ میں اس تبدیلی کو ایک چال اور کشمیر کے بارے میں مغربی طاقتوں کا رویہ بدلوانے کی کوشش سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا لنڈن واشنگٹن اور اقوام متحدہ میں بھارت کے سفارتی نمائندے بھی بھارت کے نمائندہ کو حق بجانب ثابت کرنے میں کوشاں ہیں

بھارت میں اس وقت لیڈی ماؤنٹ بیٹن اور سابق امریکی سفیر مسٹر چیسٹر بولز کی موجودگی پر بھی خاص دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر بولز کو پنڈت نہرو کا اعتماد حاصل ہے۔ اور امریکہ کے سیاسی حلقوں میں وہ بھارت کی خاص وکالت کرتے ہیں۔

روس کے دفاعی اخراجات میں ۱۶ فیصد کی کمی کر دی گئی

ماسکو ۶ فروری۔ روس نے اپنے دفاعی اخراجات میں کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کل روس کی مجلس اعلیٰ کے مشترکہ اجلاس میں روس کے وزیر خزانہ نے آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حکومت نے دفاعی اخراجات میں ۱۶ فیصدی کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سعودی عرب کا تجارتی وفد کراچی آئیگا

کراچی ۶ فروری۔ سعودی عرب کا دس ارکان پر مشتمل ایک تجارتی وفد ۱۰ فروری کو کراچی پہنچ رہا ہے۔ وفد کی قیادت سعودی عرب کے وزیر تجارت مسٹر محمد علی رضا کریں گے۔

ہم کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج بھیجنے کے خلاف ہیں (چو این لائی)

کولمبو ۶ فروری۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ دوبارہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے سے کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہوگا آپ نے کہا اس کا یہ مطلب بھی ہے۔ کہ ہم اقوام متحدہ کی فوجیں کشمیر بھیجنے کے حق میں نہیں ہیں۔

ہم نے پاکستان اور ہندوستان سے اپیل کی ہے۔ اور ہم انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ انہیں خود ہی اس مسئلہ کا کوئی پُر امن حل تلاش کرنا چاہیئے۔

چین اور لنکا کے وزرائے اعظم نے ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے پیدا شدہ افسوسناک صورت حال کی وجہ سے دونوں وزرائے اعظم کو سخت تکلیف پہنچی ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ پاک ہند مفادات اور ایشیائی ملکوں کے استحکام کی خاطر یہ مسئلہ پُر امن طور پر طے کرانا چاہیئے۔

اردن نے برطانیہ سے مالی امداد لینے سے انکار کر دیا

عمان ۶ فروری۔ شاہ اردن نے اپنے ایک شاہی فرمان میں اعلان کیا ہے کہ اردن نے ۰ ۰ ۰ آئندہ برطانیہ سے مالی امداد نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ برطانیہ کی بجائے عرب حکومتوں یعنی مصر۔ شام اور سعودی عرب سے سالانہ مالی امداد حاصل کی جائے گی۔

اسرائیلی نمائندہ سے ہمرشولڈ کی ملاقات

نیویارک ۶ فروری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے اقوام متحدہ میں اسرائیلی نمائندہ مسٹر ابا ایبان سے دو گھنٹے تک اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے متعلق بات چیت کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ رفروری ۱۹۵۷ء

امریکہ میں مذہبی زندگی

(۲)

سلسلہ کے دیکھو روزنامہ الفضل مورخہ ۶ رفروری ۱۹۵۷ء

ڈاکٹر صاحب نے امریکہ وغیرہ ممالک کے مسلمانوں کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ نہایت عبرت انگیز ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"مسلمان ممالک متحدہ امریکہ میں جا بجا منتشر ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد کوئی ایک لاکھ کے قریب اندازہ کی جاتی ہے۔ کہیں کہیں انہوں نے مسجدیں بھی تعمیر کی ہیں۔ لیکن ان مسجدوں کا یہ حال ہے کہ:۔

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

کسی مسجد کے لئے کوئی کام کا امام نہیں ملتا۔ جو نماز پڑھانے کے علاوہ مسلمانوں کے بچوں کو اسلام کی کچھ تعلیم بھی دے سکے۔ مجھے اس قسم کی دو مسجدیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ایک کیلیفورنیا کے دارالسلطنت سیکرامنٹو میں اور ایک سیڈار ریپڈز میں۔ جو شکاگو سے کچھ فاصلے پر ایک تھوڑی آبادی کا شہر ہے۔ سیکرمنٹو کی مسجد ایک دو منزلہ عمارت ہے۔ کبھی کوئی اسلامی دنیا سے معزز سیاح وہاں جا پہنچتا ہے۔ تو وہاں خورونوش اور جلسہ اور تقریر کے لئے مسلمان جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد پھر کچھ نہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک انجمن بنائی تھی۔ لیکن شخصی کشاکش کی وجہ سے وہ کچھ کام نہ کر سکی۔ پنجاب اور سرحدی علاقوں سے گئے ہوئے بہت سے مسلمان اس نواح میں رہتے ہیں۔ لیکن ذات پات کے جھگڑوں کی وجہ سے کوئی معقول کام نہیں کر سکتے۔ اور نہ کسی تنظیم میں منسلک ہو سکتے ہیں۔ راجپوتوں۔ ارائیوں اور چھا چھیوں وغیرہ میں جاہلانہ قبائلی تعصب موجود ہے۔ ہر گروہ اپنی ذات والے کو سکرٹری یا صدر بنانا چاہتا ہے۔ اگر کسی ایک ذات والے کے سپرد کوئی عہدہ ہو جائے۔ تو اس کو دوسروں کا تعاون حاصل نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود بھی اسلام سے بے تعلق ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کی اولاد کلمہ تک نہیں پڑھ سکتی۔ کچھ ایسے مسلمان زمیندار وہاں ملے جنہوں نے میکسیکو کی کیتھولک عورتوں سے شادی کر لی تھی۔ ان کی اولاد کو اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں۔ شادی کے معاملے میں جس سے چاہیں گے۔ شادی کر لیں گے۔ اور کسی مسلمان سے شادی کرنے کا احتمال ایک فی صدی بھی نظر نہیں آتا۔ میں نے ایک شہر میں وائی ایم سی اے میں اصولِ اسلام پر ایک لیکچر دیا۔ لیکچر کے بعد ایک نوجوان حسین لڑکی۔ نہایت سرخ و سفید نیلی آنکھوں والی مجھ سے پوچھنے لگی۔ کہ کیا ایک مسلمان لڑکی کسی عیسائی مرد سے شادی کر سکتی ہے۔ وہ شکل و صورت میں اس قدر نورڈک یورپین دکھائی دیتی تھی۔ کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آیا۔ کہ یہ مسلمان ہو سکتی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ پہلے تم مجھے یہ بتاؤ۔ کہ تم پروٹسٹنٹ ہو یا کیتھولک۔ اس نے کہا۔ میں تو یوگو سلاویا کی مسلمان لڑکی ہوں ہمارا خاندان ہجرت کر کے امریکہ آ گیا ہے۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔ لیکن اس کے اس سوال پر افسوس بھی ہوا۔ کہ وہ کسی عیسائی سے شادی کرنے کا جواز طلب کر رہی ہے۔ اس کا نام غالباً صفیہ تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ کہ دیکھو تم ہماری بیٹی ہو۔ کسی مسلمان ہی سے شادی کرنا۔ اس نے کہا کہ مسلمان یہاں بہت تھوڑے ہیں۔ اور تمام ملک میں منتشر ہیں۔ ان کی کوئی منظم جماعت نہیں۔ شادی کے لئے میدانِ انتخاب کہاں سے میسر آئے۔ میں اپنی قوم میں تنظیم کے فقدان پر ماتم کرتا ہوا بصد حسرت و یاس وہاں سے چل دیا۔ ممالک متحدہ اور کینیڈا میں مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے شادی ہی نہیں کی۔ ان میں سے جو عمر رسیدہ ہیں۔ وہ جلدی جلدی مرتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا نام و نشان چھوڑے بغیر کالعدم ہو جائیں گے۔"

مغربی دنیا اور امریکہ کے مسلمانوں کے یہ حالات واقعی درد انگیز ہیں۔ اور یہ درد انگیزی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب خود ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے۔ جو تمام دنیا میں تبلیغ کے لئے عیسائیوں کی طرح مشنری بھیجتا ہے۔ لیکن یہاں مسلمانوں کو جب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ فرقہ عام مسلمانوں سے الگ ہو گیا ہے۔ اور اس کے بعض پیرو دوسرے مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ تو وہ اس فرقے کے مبلغوں سے گھبراتے ہیں۔ اور اپنی مسجدوں اور اپنے بچوں کو ان کے حوالے کرنا نہیں چاہتے۔ اس فرقے کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر علماء اور ملّا فرقہ داری مناقشوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ یا اپنی ذاتی اغراض کے احاطے سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ تمام عالم اسلامی میں سے دس بیس اہل دل بھی ایسے نہیں مل سکتے۔ جو امریکہ میں جا کر اسلام کا کام کر سکیں ملّا جدید تعلیم سے عاری ہے۔ اور ہمارے مغرب زدہ تعلیم یافتہ لوگ نہ مسجدوں کی امامت پر آمادہ ہیں۔ اور نہ تبلیغ و تعلیم کا کام کرنا چاہتے ہیں۔"

یہ بات خوشی کی ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کے اس ایک فرقے کا ذکر بھی فرما دیا ہے۔ کہ جو منظم طور پر مغربی ممالک اور امریکہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کر رہا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں باقی تمام فرقوں کے اہل علم حضرات کی بے حسی کا ذکر کر کے اس امر کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ کہ جس فرقہ کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں۔ وہی کچھ کام کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا یہ فرقہ بالبداہت

"احمدی فرقہ"

ہے۔ اور یہ ایک غیر جانبدارانہ رائے ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے خاموش کن شہادت ہے۔ جن کو بعض مفاد پرست یہ کہہ کر بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کا مشنری کام محض پراپیگنڈا ہے۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے ڈرتے ڈرتے اس فرقہ کی طرف صرف اشارہ ہی کیا ہے۔ اور کھل کر نام بھی نہیں لے سکے۔ مگر یہ بھی بڑا غنیمت ہے۔ کہ آپ نے اشارہ ہی کیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب ذرا زیادہ جرأت سے کام لیتے۔ اور احمدی مشنوں اور امریکہ میں ان کے کام کے متعلق ذرا زیادہ معلومات پیش کرتے۔ تو شاید بہتر ہوتا۔ لیکن ہمیں آپ سے اس سے زیادہ توقع کرنا فضول تھا۔ کیونکہ آخر خواہ آپ کتنے بھی زیادہ آزاد خیال ہوں۔ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ آپ کو اپنے کاروبار میں بھی اکثر تنگ نظر اور اسی قسم کے مسلمان اہل علم حضرات سے واسطہ پڑتا ہے۔ جن کا ذکر آپ نے اس مضمون میں فرمایا ہے۔ اور جو آپ تو کچھ کرتے نہیں۔ اور جو کرتے ہیں۔ ان کو سرے سے مٹا دینے ہی کے فکر میں دن رات لگے رہتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے ڈاکٹر صاحب کی مایوسی بظاہر بالکل بجا ہے۔ اگرچہ لاتقنطوا من رحمة الله کے لحاظ سے انہیں ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ خواہ یہ اہل علم حضرات کچھ بھی نہ کریں۔ مغربی دنیا اور امریکہ یقیناً ایک دن اسلام کا صحیح چہرہ دیکھ کر ہی رہے گی۔ اور انشاء اللہ جیسا کہ ہر سچے احمدی کا ایمان ہے جماعت احمدیہ ان کفر گڑھوں میں ایمان کے چراغ جلا کر ہی دم لیگی۔ اور توحید باری تعالیٰ اور رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام کناروں پر لہرا کر ہی آرام کرے گی۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زرّیں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے خدا تعالیٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ رفروری قریب آ رہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت نوح علیہ السلام کا نافرمان بیٹا

یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا (قول نوحؑ)

"آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" (قول مسیح موعودؑ)

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

منکرین خلافت حقہ نے اس امر کی تائید میں کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ صراط مستقیم چھوڑ چکی ہے۔ اور ان کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کے خلاف ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان بیٹے کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت نوحؑ نے بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کے لئے دعائیں کی ہوں گی۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کا ایک بیٹا کافروں کے ساتھ غرق کیا گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت نوحؑ سے مشابہت

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام اللہ تعالےٰ نے نوح بھی رکھا ہے۔ اور دونوں میں بہت سی مشابہتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس جگہ میں صرف ان مشابہتوں کا ذکر کروں گا جو دونوں کے درمیان بلحاظ ان کی اولاد کے پائی جاتی ہیں۔

پہلی مشابہت۔ حضرت نوح علیہ السلام آدم ثانی تھے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی آدم رکھا۔

دوسری مشابہت۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے خاندان کی عادت کے برخلاف بحکم خدا بڑی عمر میں شادی کی تھی۔ شادی کے وقت یہودی روایات کے مطابق ان کی عمر اس وقت پانچسو سال کے قریب تھی۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی ارشاد کے ماتحت شادی کی۔ اس وقت آپ کی عمر پچاس برس کے قریب تھی

تیسری مشابہت۔ حضرت نوح علیہ السلام کی شادی میں تاخیر کی دو وجہیں لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں علم دیا گیا تھا۔ کہ طوفان آنے والا ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ اگر میں شادی کروں تو جو اولاد ہوگی وہ بھی ہلاک ہو جائے گی۔ اس سے شادی کرنے سے کیا فائدہ۔ لیکن بعد میں اللہ تعالےٰ نے شادی کا حکم دیا۔ دوسری وجہ یہ لکھی ہے۔ کہ درحقیقت اللہ تعالےٰ نے ان کی حالت ایسی کر دی تھی۔ گویا ان میں مردمی قوت ہی نہ رہی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ کہ سادات دہلی کے خاندان میں شادی کرنے کے وقت

"میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔"

لیکن اللہ تعالےٰ نے اس دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں جن کے استعمال سے۔

"وہ ہر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے۔ وہ مجھے دی گئی"
(تریاق القلوب)

چوتھی مشابہت۔ تالمود میں لکھا ہے کہ نوح علیہ السلام چونکہ اپنے زمانہ میں نیک اور صالح تھے۔ اور خدا نے چاہا کہ حضرت نوحؑ کی اولاد تمام زمین پر پھیلے۔ اس لئے اس نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ تم ایک شادی کرو۔ تا اس سے اولاد ہو۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے"
(تریاق القلوب)

نیز فرمایا:۔

"اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا۔ کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے۔ جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا۔" (نزول المسیح)

مگر افسوس کہ منکرین خلافت کے نزدیک مبارک سے مراد غیر مبارک اور نور کی اشاعت سے مراد ظلمت و تاریکی کی اشاعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو تباہ کرنے والی اولاد مراد ہے۔ اس جھوٹ اور افترا سے قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں۔

پانچویں مشابہت۔ تب حضرت نوح علیہ السلام نے خدا کے حکم کے ماتحت اخنوخ کی لڑکی سے شادی کی جس کا نام نعمت تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق دہلی میں سادات کے ایک مشہور خاندان میں ہوئی۔ یعنے حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم و مغفور کی دختر نیک اختر سے جسے اللہ تعالےٰ نے الہام اذکر نعمتی رأیت خدیجتی میں نعمت قرار دیا ہے۔

چھٹی مشابہت۔ اس بیوی سے حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے ہوئے جن سے آپ کی اولاد چلی۔ یافث حام۔ سام اور تینوں بڑے ہوئے اور حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق نیکوکار اور اللہ تعالےٰ کے راستہ پر قائم ہوئے۔ (ملاحظہ ہو دی تالمود سیلکشنز ترجمہ ایچ پولینو صـ۲۳-۲۴)

توریت اور دوسری یہودی کتب کی روایات کے مطابق پہلے سام پھر حام اور پھر یافث پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خواب میں تین جوان لڑکوں کی خوشخبری دی گئی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول صـ۵۹)

چنانچہ وہ تین لڑکے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہیں جو اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق تقوےٰ نیکوکاری میں بڑھتے گئے۔ اور صراط مستقیم پر قائم ہوئے۔

ساتویں مشابہت۔ جیوش انسائیکلوپیڈیا میں زیر لفظ نوح عربی لٹریچر کے ماتحت لکھا ہے۔

"حضرت نوح کی ایک اور بیوی بھی تھی جس کا نام واعلہ تھا جو اپنے بیٹے کی طرح کافرہ تھی۔ اور جو اپنے لڑکے کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئی۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بیوی جو حضرت اقدس کے ان رشتہ داروں کے رنگ میں رنگین تھی جو دین سے سخت لاپروا تھے۔ اسے "پھجے دی ماں"، یعنے مرزا فضل احمد کی ماں کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ اول صـ۳۷) اور جسے آخر کار ۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس نے طلاق دے دی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صـ۱۵۱) اس نے بھی غیر احمدی ہونے کی حالت میں وفات پائی جیسے اس کے بیٹے مرزا فضل احمد صاحب نے بھی۔ پس ماں اور بیٹا دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بغیر ایمان لائے وفات پائی۔ جیسے حضرت نوحؑ کی پہلی بیوی اور اس کے بیٹے نے

حضرت نوح علیہ السلام کا نافرمان بیٹا

اگر حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان بیٹے کو آپ کا صلبی بیٹا تسلیم کیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے اس کے مشابہ مرزا فضل احمد ثابت ہوتے ہیں۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بغیر ایمان لائے وفات پائی۔

لیکن امیر منکرین خلافت حقہ نے اپنے انگریزی ترجمۃ القرآن میں اس امر کو ترجیح دی ہے۔ اور اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ کہ وہ لڑکا جو غرق ہوا وہ حضرت نوح علیہ السلام کا صلبی بیٹا نہ تھا۔ بلکہ ان کی بیوی کا پہلے خاوند سے تھا۔ اور چیمہ صاحب اور دوسرے منکرین خلافت حقہ کے نزدیک تو انبیاء کی اولاد ہوتی ہی وہی ہے۔ جو روحانی ہو۔ اور اگر کسی نبی کے الہام میں اسے مخاطب کر کے کسی ہونے والے لڑکے کے متعلق یہ بھی کہا جائے کہ وہ

"تیرے ہی تخم سے
تیری ہی ذریت اور
تیری ہی نسل سے ہوگا"

تو اس سے بھی مراد روحانی لڑکا ہوتا ہے۔ نیز ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو طوفان اور کشتی بنانے کے لحاظ سے حضرت نوح علیہ السلام سے مشابہت ہے وہ روحانی رنگ میں ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس اپنی وحی واصنع الفلک باعیننا ووحینا کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارِ نجات ٹھیرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔ اور جس کے کان ہوں سنے۔" (اربعین ۴ حاشیہ ص ۶)

نیز تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ اصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ نہ تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے۔ جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی بیعت کی کشتی ہے۔ جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی اہل میں وہی شامل ہیں۔ جنہوں نے آپ کو اسی رنگ میں مانا۔ اور منکرین خلافت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسی کے مطابق لکھتے رہے۔

"کہ ہم اس وقت ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ان آسمانی نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا ایمان ہمارے مُنہ کی ایک بات ہے۔ جو محض لاف ہی لاف ہے۔ اور جس کی اصلیت کچھ نہیں۔" (ریویو جلد ۳ نمبر ۱)

لیکن یہ لکھنے والے امیر منکرین خلافت بعد میں اس حد تک دور نکل گئے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو بھی حدیث سے ادنیٰ مرتبہ کا بتایا۔ نیز کہا۔ نجات کے لئے آپ کے دعویٰ پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ اس طرح وہ اس وحی اور تعلیم اور بیعت والی کشتی نوح سے جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے تیار کی تھی۔ علیحدہ ہو کر گویا ایک پہاڑ پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ اور خیال کیا۔ کہ اب وہ اس طرح ترقی پا لیں گے۔ اور نہ صرف خود نجات حاصل کریں گے۔ بلکہ دوسروں کی نجات کا بھی موجب ہوں گے۔ یعنی ان کی یہ حالت بالکل حضرت نوحؑ کے بیٹے کی حالت سے مشابہ تھی۔ جو آپ سے دور اور علیحدہ جگہ میں تھا۔ جسے آپ نے آواز دی۔ کہ یا بنی ارکب معنا۔ یعنی اے میرے بیٹے آؤ۔ ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ۔ کیونکہ آج طوفان سے سوائے اس کے کہ جس پر خدا تعالیٰ کا رحم ہو جائے۔ اور کوئی بچانے والا نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی بعض روحانی اولاد کی یہ دوری کی حالت ان کے امیر کی صورت میں دکھائی گئی۔ کہ وہ اتنے دور نکل گئے ہیں۔ کہ وہ میری وحی اور تعلیم اور بیعت کو مدارِ نجات نہیں سمجھتے۔ اس لئے حضرت نوحؑ کی طرح آپؑ نے بھی مولوی محمد علی صاحب مرحوم امیر منکرین خلافت حقہ کو مخاطب کرتے ہوئے عالم رؤیا میں ندا دی۔

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" (تذکرہ نیا ایڈیشن ص ۵۱۸)

اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی ہے۔ جس کا دین دشمنوں کی دست بُرد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے۔ اس کو شرک اور دہریت کھاتی جائے گی۔ مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہو گی۔ اور شیطان اس پر غالب نہیں آئے گا۔ گویا آپ نے فرمایا۔ کہ دوسروں کے ساتھ ملنے سے تم اپنے آپ کو غرق ہونے سے بچا نہیں سکو گے۔ اور آہستہ آہستہ تم اور تمہاری اولادیں شرک اور دہریت اور لامذہبیت کی شکار ہوتی جائیں گی۔ اور تمہیں ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔

مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جس شخص کو وہ حد درجہ مکروہ اور مبغوض سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے وصیت کی، کہ وہ میرا جنازہ نہ پڑھے۔ اسی کو منکرین خلافت نے ان کی جگہ اپنا امیر بنا لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہام ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون وعدا علینا کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ منکرین خلافت میں سے بعض کو صحیح راستے کی طرف لوٹنے کی توفیق نہ ملتی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ندا "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" کے نتیجہ میں جو آپ نے منکرین خلافت حقہ کو عالم خواب میں دی۔ بہت ممکن ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے بہت کو اس کشتی نوحؑ میں پھر بیٹھنے کی توفیق بخشے۔ اور وہ غرق ہونے سے بچا لئے جائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

"انہ عبد غیر صالح"

منکرین خلافت حقہ میں سے بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یا ابراھیم اعرض عن ھذا انہ عبد غیر صالح کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حاسد انسان کی عقل ماری جاتی ہے۔ اور وہ اپنے محسود کے متعلق سنجیدگی سے غور ہی نہیں کر سکتا۔ اگر یہ استدلال صحیح ہے۔ تو منکرین خلافت بتائیں۔ کہ کیا یہ الہام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ یہ وہی بشیر ہے۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہو گا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔" (تذکرہ ص ۱۷)

جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث تسلیم کرتا ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ایسے بیہودہ خیال کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔ کہ الہام انہ عبد غیر صالح میں عبد سے مراد سیدنا "محمود" ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس باطل اور لغو خیال کو یہ کہہ کر رد فرما چکے ہیں

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنے بیٹے "محمود" کو اللہ تعالیٰ کا بندہ قرار دیتے ہیں۔ اور تم غیر صالح بندہ قرار دیتے ہو۔ اس سے اس بغض اور کینہ و عداوت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو منکرین خلافت کے دلوں میں اس شخص کی ذات سے ہے۔ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے "محمود" رکھا ہے۔ اور فرمایا کہ وہ حسن و احسان میں مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہو گا۔

آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں۔ کہ الہام انہ عبد غیر صالح کا کون مصداق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یا ابراھیم اعرض عن ھذا انہ عبد غیر صالح انما انت مذکر لست علیھم بمسیطر"

یعنی اے ابراہیم اس شخص سے الگ ہو جا یہ اچھا آدمی نہیں ہے۔ اور تیرا کام یاد دلانا ہے۔ تو ان پر داروغہ تو نہیں۔

یہ ترجمہ لکھ کر حضرت اقدس فرماتے ہیں

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعض اپنی قوم کے لوگوں سے اور قریب رشتوں سے قطع تعلق کرنا پڑا تھا۔ پس میری نسبت یہ پیشگوئی تھی۔ کہ تمہیں بھی بعض قوم کے قریب لوگوں سے قطع تعلق کرنا پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تشریح کے بعد کیا کوئی باحیا شخص اس کا مصداق حضرت اقدسؑ کے اس بیٹے کو جسے حضور خدا کا محبوب اور اس کا بندہ قرار دیتے ہیں۔ مراد لے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

یہ الہام ۱۸۸۳ء کے ہیں۔ جو براہین احمدیہ حصہ چہارم میں درج ہیں۔ ان کے بعد کے الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ وعدہ دیا ہے۔ کہ وہ آپ کی حفاظت فرمائیگا۔ اور آپ کو کوئی قتل نہیں کر سکے گا۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہے:۔

واذ یمکربک الذی کفر اوقد لی یا ھامان۔ "یعنی یاد کر جب منکر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا۔ کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا۔" (تذکرہ صفحہ ۹۰)

اس الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ اس وحی الٰہی میں دونوں قرأتیں ہیں۔ کَفَرَ بھی کُفِّرَ بھی۔ اور اگر کفر کی قرأت کی رو سے معنے لئے جائیں۔ تو یہ معنے ہوں گے کہ پہلے شخص مستفتی میرے پر اعتماد رکھتا ہوگا۔ اور معتقدین میں داخل ہو گا۔ اور پھر بعد میں برگشتہ اور منکر ہو جائے گا۔ اور یہ مولوی محمد حسین بٹالوی پر بہت چسپاں ہیں۔ جنہوں نے براہین احمدیہ کے ریویو میں میری نسبت ایسا اعتقاد ظاہر کیا۔ کہ اپنے ماں باپ بھی میرے پر فدا کر دے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۰ حاشیہ)

پس اس جگہ عبد غیر صالح سے مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان جیسے لوگ مولوی نذیر حسین دہلوی وغیرہ مراد ہیں جو مسیح موعود علیہ السلام کے اول المکفرین ہوئے اور حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان بیٹے سے مشابہت رکھنے والے مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور ان کے بعد ان کے پیرو حافظ محمد حسن صاحب چیمہ سالانوی وغیرہ مراد ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر "محمود" کی خلافت کے اول المکفرین ہوئے

نوٹ:۔ بعض پیغامیوں کی ٹیڑھی منطق کا اس سے بہتر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو صاف صاف بشارات اپنی صلبی اولاد خاص کر "محمود" ایدہ اللہ کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں دی ہیں۔ ان کو تو غیر صلبی روحانی اولاد پر کھینچ تان کر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جن الہامات میں صلبی اولاد کا اشارہ تک موجود نہیں ان کو توڑ مروڑ کر صلبی اولاد پر لگانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ سالانوی صاحب نے کیا ہے۔ اس کج فہمی کی مثال شاید ہی مل سکتی ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مرض سے شفا دے۔

(ایڈیٹر)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲/۹/۵۷ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت راجہ غلام احمد صاحب جنجوعہ ولد راجہ امام الدین صاحب جنجوعہ مرحوم ساکن ڈنگہ۔ ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ حمیدہ اختر صاحبہ بنت میاں عزیز محمد صاحب قریشی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

اقبال احمد جنجوعہ جہلم

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

میاں غلام رسول صاحب رضی مرحوم

از ڈیرہ غازیخان

میاں غلام رسول صاحب مرحوم شہر ڈیرہ غازیخان کے معزز چوغطہ خاندان کے فرد تھے ۱۸۷۸ء کے قریب شہر ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے۔ عین عالم شباب کے زمانہ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں قادیان حاضر ہو کر حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے حضور کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ آپ شہر ڈیرہ غازیخان کے باشندوں میں سے پہلے فرد تھے۔ جن کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ اپنی وسیع برادری والدین رشتہ داروں دوستوں کی ناراضگی کی کچھ پرواہ نہ کی مید زمانہ تھا۔ جب شہر ڈیرہ غازیخان میں حضرت اقدس مسیح پاک کی مخالفت شدت اختیار کر چکی تھی۔ کفر و تکفیر اور بائیکاٹ کا حربہ زوروں پر تھا۔ آپ کو اس زمانہ کی سب مشکلات و مصائب میں سے گزرنا پڑا۔ اور ان سب تکالیف کو بصد ذوق و شوق صبر کے ساتھ برداشت کیا اور ثابت قدم رہے۔ آپ ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخان کے دفتر میں بطور کلرک ملازم تھے۔ اور ۱۹۳۲ء میں ریٹائر ہو کر پنشن یاب ہوئے۔

ملازمت کا سارا زمانہ نہایت دیانتداری نیکو کاری سے گزارا۔ اور کسب حرام سے اپنے تئیں بچائے رکھا۔ آپ کی تنخواہ قلیل تھی۔ جس سے گزر اوقات مشکل سے ہوتی تھی۔ مگر آپ نے ہمیشہ صبر و شکر رضا کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ تقوےٰ طہارت کی یہ حالت تھی کہ تھوڑے دن ہوئے کہ آپ میرے پاس ضلع کچہری میں اپنے کام کے سلسلہ میں آئے اور مجھ سے اونچی آواز میں کچھ دریافت فرمانے لگے اور میرے ذمہ ایک کام لگا کر چلے گئے۔ کچھ فاصلے پر ایک معزز غیر احمدی جو شہر ڈیرہ غازیخاں کے میونسپل کمشنر بھی ہیں اپنے کام میں مصروف تھے۔ انہوں نے اپنا کام چھوڑ کر مجھے بلایا اور کہا کہ میاں غلام رسول صاحب کیوں ناراض ہو رہے تھے۔ اور کہنے لگا کہ یہ بزرگ خدا رسیدہ انسان اور اللہ کا پیارا ہے۔ مجھے اس کی دعاؤں پر یقین کامل اور اس کی ناراضگی سے سخت خوف لگتا ہے۔ آئندہ احتیاط کیا کرو۔ کہ وہ کبھی آپ سے اونچی آواز سے بھی مخاطب نہ ہو۔ صوم و صلوٰۃ کے بڑی سختی سے پابند تھے۔ عمر بھر میں روزے بڑی تاکید سے رکھا کرتے تھے۔ اور یہ پرواہ نہیں کیا کرتے تھے کہ سحری کے لئے کچھ ہے یا نہیں۔ بلا ناغہ نماز تہجد پڑھا کرتے اور اپنے رب کے حضور نصرت اسلام غلبہ احمدیت حضور خلیفۃ المسیح الثانی کی درازی عمر صحت و سلامتی و خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان اور مبلغین اور مجاہدین سلسلہ کے لئے نہایت انکساری کے ساتھ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ شب بیدار تھے۔ اگر کبھی تہجد کے وقت اٹھنے میں دیر ہو جاتی۔ تو کہتے تھے۔ کہ فرشتہ مجھے کہتا تھا کہ اٹھو غلام رسول تہجد کا وقت ہو گیا ہے۔ موصی تھے اور چندہ وصیت ہمیشہ وقت پر ادا کرتے اور دوسرے چندوں اور تحریکات سلسلہ عالیہ میں بھی حسب توفیق حصہ لیا کرتے دست سوال دراز کرنا موت کے برابر سمجھتے تھے اور عجیب شان ایزدی ہے کہ خداوند کریم سب مشکلات وقت پر دور کرنے کے سامان مہیا کر دیا کرتا تھا۔ جب تک بدن مضبوط رہا اور بینائی سلامت رہی۔ آپ التزام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے مسجد میں آیا کرتے تھے اور دلی بڑے شوق سے سنتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سن کر آپ پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ جب بینائی کمزور ہو گئی۔ تو روزانہ نماز باجماعت کے لئے مسجد آنے سے معذور ہو گئے۔ البتہ آخر دم تک نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آپ آہستہ آہستہ چل کر مسجد میں آ جاتے۔ ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ دوسری آنکھ کی بینائی کسی قدر باقی تھی۔ جس کے سہارے تھوڑا بہت چل پھر سکتے تھے۔ باوجود اس کے آپ نے گذشتہ ماہ رمضان شریف میں قرآن کریم کو چھ بار ختم کیا آپ حضرت اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عاشق تھے۔ . .

. . . .

. . . . . ۔ اور حضور اقدس کا ذکر کرنے پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ کئی باتیں اللہ تعالیٰ آپ کو قبل از وقت بتا دیا کرتا تھا اور مستجاب الدعوات تھے صاحب کشوف اور رویا تھے۔ اکثر لوگ ضرورت اور مصیبت کے وقت آپ سے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ آپ مسکین طبیعت تھے اور مسکینی میں ہی زندگی بسر کی سال ۱۹۵۵ء میں جب آپ نیم بیمار تھے اور کئی عوارض بدنی آپ کو لاحق تھے۔ آپ نے بعد شوق جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا اور فرمانے لگے کہ میں نے ۱۹۲۳ء کے بعد اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت نہیں کی۔ حضور پر پہلے قاتلانہ حملہ ہوا۔ اور اس کے بعد حضور کو اللہ تعالیٰ نے خطرناک بیماری سے شفا عطا فرمائی۔ اب میری زندگی ختم ہو رہی ہے۔ آخری بار گرتا پڑتا ربوہ پہنچ کر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کے قدموں کے قریب بیٹھ کر حضور کی زیارت کا شرف حاصل کروں گا ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے میاں خیر محمد صاحب (نسبتی فرزند) اپنے کندھوں پر اٹھا کر میاں غلام رسول صاحب مرحوم کو جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر ربوہ لے گئے۔

آپ گذشتہ ماہ نومبر میں بیمار ہوئے اور دو ماہ کے قریب علیل رہے۔ ہوش و حواس آخر تک قائم رہے لیٹے لیٹے تمام نمازیں اور نماز تہجد باقاعدہ پڑھتے رہے ۲۸/۱۲ بروز جمعہ مبارک صبح کی نماز ادا کی۔ اور بعد نماز نبی کریم پر درود پڑھ رہے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی وفات سے جماعت ڈیرہ غازیخاں کو بہت بڑا دھکا لگا ہے۔ اور بھاری خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جماعت ڈیرہ غازیخاں ایک بزرگ دعاگو کی دعاؤں سے محروم ہو گئی ہے جماعت ڈیرہ غازیخاں کے احباب نے فیصلہ کیا کہ چونکہ مرحوم موصی تھے۔ لہذا ان کو ڈیرہ غازیخاں امانتاً دفن کیا جاوے اور بعد میں مرحوم کا جنازہ قادیان یا ربوہ لے جایا جائے۔ جماعت کے دوستوں نے مل کر میاں صاحب مرحوم کی میت کو غسل دیا۔

بہت سے معزز غیر احمدی احباب بھی مرحوم کے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گئے جہاں جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مولوی محمد عثمان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کئی غیر احمدی دوست شامل ہوئے بعد نماز جنازہ ۲۸/۱۲ کو ۴ بجے شام مرحوم کو ان کے آبائی قبرستان ڈیرہ غازیخاں میں سپرد خاک کیا گیا۔ آخر میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمن خان حجازہ سیکرٹری امور عامہ

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

درخواست دعا:۔ میری پھوپھو مبشرہ خالدہ بنت بابو سلامت علی صاحب لاہور دسویں جماعت مڈل کا امتحان دے رہی ہیں احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(رفیق احمد از ربوہ)

اعلان برائے حصّہ داران نصرت جنرل زنانہ سٹور

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام نصرت جنرل زنانہ سٹور کا افتتاح ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ سٹور کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ تین ماہ گذرنے پر پہلی سہ ماہی کا حساب کیا جا چکا ہے۔ اور عنقریب حصّہ داران کو ان کے منافع سے اطلاع کر دی جائیگی ابھی بہت سے حصے باقی ہیں۔ جو بہنیں اس سٹور میں حصّے خریدنے چاہیں وہ پندرہ فروری تک رقم بھجوا دیں۔ اس میں حصّہ دار بننے کے لئے چھپے ہوئے فارم موجود ہیں جو دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ ایک حصہ کی قیمت دس روپے ہے جتنے حصے چاہیں خرید سے جا سکتے ہیں۔ نیز بہنوں کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ جبکہ ان کا سٹور کھل چکا ہے انہیں چاہیئے کہ حتی المقدور اپنی ضرورت کی اشیاء یہاں سے ہی خریدیں۔ اور اگر کسی قسم کی شکایت ان کو سٹور کے متعلق ہو تو وہ لکھ کر مجھے بھجوا دیں۔ پوری کوشش کی جائے گی کہ جو شکایت آپ کو ہو وہ دور کر دی جائے۔

جنرل سیکرٹری

کے۔جی سکول کے لئے استانیوں کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام بچوں کی تعلیم کے لئے ایک کے۔جی سکول کھولنے کی تجویز ہے۔ میں نے کئی دفعہ اس کے لئے استانیوں کی ضرورت کے تحت اشتہار دیا مگر افسوس ہے کہ جس معیار کی استانیوں کی ضرورت ہے اب تک ایسی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ عام طور پر نارمل پاس استانیوں کی درخواستیں آ رہی ہیں حالانکہ مجھے اس سکول کے لئے ایف۔اے سی۔ٹی۔ جے۔ایس۔ یا کم از کم میٹرک جے۔اے۔وی پاس کی ضرورت ہے۔ ایسی قابلیت کی بہنیں درخواستیں بھجوائیں۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اعلانات دار القضاء

میاں بشارت احمد صاحب شاکر پسر حکیم عبد الرحمن صاحب مرحوم حال محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ مسماۃ سعیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے نام میرے والد صاحب مرحوم نے نصف کنال زمین بعوض مبلغ یکصد روپے د محلہ دار النصر قطعہ ۳۵ ب/۲ ربوہ میں) خرید کی تھی۔ مرحومہ عرصہ سات سال سے وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کی اولاد نہ تھی اس لئے یہ زمین اب مجھے ملنی چاہیئے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔

(۲) میاں عبد السلام صاحب احمدی ولد مکرم محمد حسن صاحب حسن رہتاسی مرحوم معرفت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم نے ایک کنال اراضی ربوہ میں خریدی ہوئی ہے وہ ہمیں دلائی جائے۔ میرے علاوہ میرے دو بھائی اور تین ہمشیرگان اور ایک والدہ محترمہ بھی وارث ہیں اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں

ناظم دار القضاء ربوہ

مشرقی پاکستان کے انصار اللہ

مشرقی پاکستان سے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے اور جلسہ سالانہ ...... میں شرکت کرنے والے احباب یہاں آ کر دیکھ چکے ہیں کہ انصار اللہ نے مرکز سلسلہ میں اپنے دفاتر اور ہال کی ایک مضبوط و فراخ عمارت کھڑی کر دی ہے۔ یہ عمارت ابھی تکمیل طلب ہے۔ مشرقی پاکستان کے انصار اللہ غور فرمائیں کہ ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے کیا وہ اسے پورا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو اب بھی وقت ہے کہ وہ آگے آئیں اور پچھلی کمی کو پورا کر دیں۔ کیونکہ بعد میں آنے والی نسلیں آپ کے نمونہ کو ہی مشعل راہ بنائیں گی۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

دعوت ولیمہ

مؤرخہ ۳۱ جنوری کو مکرم محمد اسحٰق صاحب ابن میجر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ محمد اسحٰق صاحب کا نکاح مؤرخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو کوثر بیگم صاحبہ بنت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کے ساتھ حضور ایدہ اللہ نے پڑھا تھا اور رخصتانہ کی تقریب ۲۶ جنوری ۱۹۵۷ء کو عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق ہر طرح مبارک کرے۔ آمین

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری بشیر احمد صاحب چغتائی	پریذیڈنٹ و امین	واہ کینٹ
(۲)	میاں مراد بخش صاحب	سیکرٹری تعلیم	″
(۳)	شیخ فضل الحق صاحب	″ مال	″
(۴)	خواجہ عبد القیوم صاحب	محاسب	″
(۵)	چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز	آڈیٹر	″

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	منشی سلطان عالم صاحب	پریذیڈنٹ و امین	گوڑیالہ ضلع گجرات
(۲)	منشی بشارت احمد صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	″

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری جہان خانصاحب	پریذیڈنٹ	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
(۲)	چوہدری محمد حیات خانصاحب	وائس پریذیڈنٹ و سیکرٹری زراعت	″
(۳)	منشی پیر محمد صاحب	امین۔ امام الصلوٰۃ و سیکرٹری تعلیم	″
(۴)	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	″
(۵)	میاں محمد فیروز صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″
(۶)	میاں محمد علی صاحب	سیکرٹری ضیافت	″

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	میاں محمد سعید صاحب پنشنر	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و مال و وصایا اور امام الصلوٰۃ	ملتان شہر

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ	جنرل سیکرٹری و تعلیم	سیالکوٹ شہر
(۲)	ارشد علی صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	″
(۳)	خلیفہ عبد الرحیم صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″
(۴)	چوہدری اللہ دتہ صاحب	سیکرٹری مال	″
(۵)	بابو محمد دین صاحب	سیکرٹری ضیافت	″
(۶)	شیخ عبد الحفیظ صاحب	سیکرٹری جائداد	″
(۷)	بابو محمد حیات صاحب	آڈیٹر	″
(۸)	خواجہ محمد یعقوب صاحب	امین	″
(۹)	بابو محمد طفیل صاحب	محاسب	″

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	شیخ محمد حنیف صاحب	سیکرٹری جنرل۔ اصلاح و ارشاد۔ امین	کوئٹہ
(۲)	محمد عیسیٰ جان صاحب	سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ تعلیم	″
(۳)	ڈاکٹر میجر سراج الحق صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″
(۴)	ملک عبد الرحمٰن صاحب	سیکرٹری ضیافت	″
(۵)	صوبیدار محمد یعقوب صاحب	آڈیٹر	″

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری سردار محمد صاحب	پریذیڈنٹ	بھلو ٹیوال ضلع شیخوپورہ
(۲)	میاں محمد شریف صاحب	سیکرٹری مال	″

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	حکیم مولوی نظام دین صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال	بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری رحمت خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک چٹھہ ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
(۲)	سلطان احمد صاحب مجاہد	سیکرٹری مال	″
(۳)	حکیم عبد العزیز صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	″

(باقی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۰۷ میں ڈاکٹر غلام رسول ولد مولوی محمد خلیل قوم جٹ چندھڑ پیشہ طبابت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن سید نگر ڈاکخانہ خاص براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
۱ مکان واقعہ سید نگر قیمتی ۲۰۰۰/- روپے
۲ سامان دوکان ۱۵۰/- روپے
۳ خرید کردہ تین حصص شرکۃ الاسلامیہ از نمبر ۱۱۱۶۰۵۸ تا ۱۱۱۶۰ ۶۰/- "
۴ نقد امانت تحریک جدید ۱۱۱۸/۸/- "
۵ نقد روپیہ زیر دست ۲۰۰/-
۶ ایک قطعہ اراضی خرید کردہ از مرکز ربوہ محلہ الف ۲۸۱/۸/- "
کل ۳۸۱۰/۸/- روپے مذکورہ بالا جائداد کا دسواں حصہ ۳۸۱/- روپے کی وصیت ۱/۱۰ کے حساب بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو یعنی مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔
العبد:۔ غلام رسول بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد اسماعیل عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ فیض الرحمٰن ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱۴۳۹۲ میں خان بہادر ولد چوہدری حسین بخش قوم جٹ گھمن پیشہ کاشتکاری عمر قریباً باسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۱۲۱ شمالی ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ــ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے۔ اراضی نہری واقعہ چک ۱۲۱ شمالی سرگودھا دو مربعہ قریباً ۱۲ ایکڑ اراضی چاہی محال نند ماکھن مشمولہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۳ تیرہ ایکڑ اراضی قسم دوہی محال نند ماکھن . . . . مشمولہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۴ اڑھائی ایکڑ اراضی قسم چاہی ۵ قریباً تین ایکڑ اراضی قسم چاہی واقعہ موضع دھاناں نوالی تحصیل و ضلع سیالکوٹ اس تمام جائداد کی قیمت اندازاً اسوقت ۲۶ ہزار روپے ہے۔ اور اسمیں سے کچھ اراضی بعوض مبلغ ۱۶ ہزار روپیہ رہن ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ مذکور کو اختیار ہوگا کہ میری وفات کے وقت وصیت کردہ حصہ پر قبضہ حاصل کرے۔ اگر میں کوئی حصہ وصیت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کر دوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری وفات کے وقت جو بھی جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور تمام ترکہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد:۔ خان بہادر
گواہ شد:۔ بقلم خود مظفر حسین پسر چوہدری خان بہادر موصی واقف زندگی از لیہ ۱۲/۶/۵۶
گواہ شد:۔ محمد اسحاق دفتر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۴۳۸۹ میں محمد حسین ولد محمد اشرف قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۰/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے غیر منقولہ جائداد ۱۰ مرلے سفید زمین محلہ ج ربوہ میں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری آمد ماہوار مبلغ ۸۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
العبد:۔ محمد حسین بقلم خود
گواہ شد:۔ فقیر اللہ بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۳۷۷ میں برکت علی ولد چوہدری الہ دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن حال محلہ گوپال پور سانگلہ ہل ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد ۱۰ مرلہ سفید زمین محلہ ج ربوہ میں ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے پاس اس وقت ۱۴ کنال اراضی عارضی غیر مستقل الاٹ شدہ ہے اس کی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آجکل ۸۰/- روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:۔ برکت علی بقلم خود
گواہ شد:۔ فقیر اللہ بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۳۱۱ میں محمد بخش ولد اللہ دتا قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پاکستان پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے اراضی زرعی تعداد ۱۶ کنال جس کی قیمت تقریباً ۶۰۰/- روپے ہے اور ایک عدد مکان خام واقعہ شیخ پور تقریباً قیمتی ۵۰۰/- صد روپے ہے اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کا کوئی حصہ یا قیمت بطور وصیت ادا کروں تو میری وفات کے بعد اس ادا کردہ حصہ کو منہا کر دیا جائے گا، نیز میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد نشان انگوٹھا محمد بخش ولد اللہ دتا
گواہ شد:۔ میاں خان شیخ پور گجرات
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال شیخ پور

نمبر ۱۴۳۱۰ میں نذیرہ بیگم زوجہ میاں عبد السلام صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ڈنگہ۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گجرات۔ صوبہ مغربی پاکستان۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کنٹھہ وزن چار تولے قیمت ۴۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰/- روپے۔ کل میزان ۶۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائداد بھی اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ نذیرہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال گجرات
گواہ شد:۔ عبد السلام خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۱۷۱ میں خورشید بیگم بنت میاں نذیر احمد صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن درویشکے ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا حق مہر جو کہ مبلغ یکصد پچاس روپے تھے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی یا بوقت وفات جو جائداد ہو گی اس کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
الامۃ بقلم خود خورشید بیگم
گواہ شد:۔ بقلم خود نذیر احمد والد موصیہ
گواہ شد۔ عبد الرشید بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ درویشکے ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱۴۰۸ میں رحمت علی ولد شہابل صاحب قوم کھرل پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کالیہ۔ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ سات ایکڑ زمین جو اس وقت قابل کاشت ہے اور ۲ ۱/۲ ایکڑ کھڑ رہو کاشت کے قابل نہیں ہے، صرف یہ میری جائداد ہے جس پر میرا گذارہ ہے اس کی موجودہ قیمت ۵۶۰۰/- روپے ہے، جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔
العبد۔ رائے رحمت علی ولد رائے شہابل
گواہ شد۔ بقلم خود عیسے بمقام کالیہ جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:۔ حکیم فضل غفور بقلم خود بمقام کالیہ جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ

تازہ فہرست چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان

دوست اس کار خیر میں زیادہ فراخدلی سے حصّہ لیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو سابقہ اعلان کے بعد مرمت مقامات مقدسہ قادیان کی مد میں وصول ہوئی ہیں۔ باقی ماندہ فہرست انشاء اللہ بعد میں جلد شائع کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس اہم کار خیر میں حصہ لیا ہے اور جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک ہزار روپیہ کی اعانت فرما کر اس کام کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ ابھی تک اکثر دوستوں نے اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ احباب اس ضروری مد میں فراخ دلی کے ساتھ حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ ابھی وصول شدہ رقوم کی فہرست کا کچھ حصہ باقی ہے۔ جس کے متعلق انشاء اللہ جلد اعلان کیا جائے گا۔

جیسا کہ الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے دوستوں کو یہ غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے کہ مرمت مقامات مقدسہ اور امداد درویشاں کا چندہ ایک ہی ہیں کیونکہ یہ مختلف مدات ہیں۔ جن کے اغراض و مقاصد ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں۔ احباب جماعت کو اس کار خیر میں جلد حصہ لینا چاہیئے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد — ناظر حفاظت مرکز ہند۔ ربوہ

نمبر	نام	رقم
(۱)	سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز	۱۰۰۰/-/-
(۲)	ڈاکٹر میجر چوہدری شاہ نواز خانصاحب لاہور	۵/-/-
(۳)	شیخ مسعود الرحمٰن صاحب راولپنڈی حال نارنگ منڈی بذریعہ شیخ تنظیم الرحمٰن صاحب ربوہ	۵/-/-
(۴)	جمعدار فضل کریم صاحب ولد میاں احمد علی صاحب۔ راولپنڈی	۲۰/-/-
(۵)	طاہرہ کوثر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالغفور خانصاحب کوٹھی پاک ریز لاہور	۱۰/-/-
(۶)	چوہدری بشیر احمد صاحب بندر روڈ کراچی	۱۰۰/-/-
(۷)	والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور	۱۰/-/-
(۸)	شیخ عبدالرشید صاحب شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور سندھ	۱۰/-/-
(۹)	چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی آف قادیان حال کنری	۵/-/-
(۱۰)	حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ۔ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ	۱۵/-/-
(۱۱)	محمد عادل صاحب سرگودھا	۲/-/-
(۱۲)	شیخ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	۲۰/-/-
(۱۳)	لطیف احمد صاحب منٹگمری	۲/-/-
(۱۴)	محمد منیر صاحب قلعہ لچھمن سنگھ لاہور	۵/-/-
(۱۵)	ایم عبدالرحیم اینڈ سنز لوہاری گیٹ ملتان	۳۰/-/-
(۱۶)	منیر الدین صاحب واقف زندگی ربوہ	۱۰/-/-
(۱۷)	امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ میاں محمد شریف صاحب سب انسپکٹر پولیس شیخوپورہ	۲۰/-/-
(۱۸)	والدہ صاحبہ راجہ محمد عبداللہ صاحب انسپکٹر پولیس	۵/-/-
(۱۹)	شیخ احسان علی صاحب ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور	۲۵/-/-
(۲۰)	صالحہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	۱۰/-/-
(۲۱)	مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی حال نوبل ربوہ	۲/-/-
(۲۲)	نذیر بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ محمد امین صاحب سبز پال ضلع سیالکوٹ	ایک عدد انگوٹھی طلائی
(۲۳)	صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	۱۰۰/-/-
(۲۴)	چوہدری رشید احمد صاحب کراچی	۱۰۰۰/-/-
(۲۵)	بیگم صاحبہ بابو کرامت اللہ صاحب کراچی	۳۰/-/-
(۲۶)	چوہدری سلطان محمد صاحب تحصیلدار پنشنر ربوہ	۱۰/-/-
(۲۷)	چوہدری حیات محمد صاحب بیواد پور ضلع شیخوپورہ حال راولپنڈی	۱۰/-/-
(۲۸)	محمد یار صاحب مینجر سندھ ویجیٹیبل آئل کمپنی گوجرہ	۵/-/-
(۲۹)	ماسٹر خدا بخش صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا	۵/-/-
(۳۰)	عبدالقدوس ابن ماسٹر صاحب موصوف سرگودھا	۱/-/-
(۳۱)	ملک عمر علی صاحب کھوکھر ایم-اے رئیس ملتان	۱۰۰/-
(۳۲)	سید احمد علی شاہ صاحب کوٹلی حسن شاہ ضلع سیالکوٹ	۵/-
(۳۳)	ڈاکٹر غلام حیدر صاحب ۱۱ نکلسن روڈ لاہور معہ بیگم صاحبہ خود	۱۰۰/-/-
(۳۴)	عبدالکریم خانصاحب فروز پوری لاہور	۱۵/-/-
(۳۵)	حکیم عبدالعزیز خانصاحب "	۱/-/-
(۳۶)	والدہ عبدالکریم خانصاحب "	۱/-/-
(۳۷)	امۃ اللطیف ناصرہ صاحبہ "	۱/-/-
(۳۸)	سعیدہ صادقہ صاحبہ "	۱/-/-
(۳۹)	امۃ الکریم نسیم صاحبہ "	۱/-/-
(۴۰)	چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ربوہ	۵/-/-
(۴۱)	بیگم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری	۳۰/-/-
(۴۲)	علی گوہر صاحب نور آباد لاکھا روڈ سندھ	۱۶/-/-
(۴۳)	عطا محمد صاحب نمبردار تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ	۵۰/-/-
(۴۴)	" "	۵/-/-
(۴۵)	احمد دین صاحب سٹور کیپر گھوڑ دوڑ کمپنی جہلم	۲۵/-/-
(۴۶)	عبدالرحمٰن صاحب مصری شاہ لاہور	۲/-/-
(۴۷)	عبدالستار صاحب خادم نوشہرہ چھاؤنی	۵۰/-/-
(۴۸)	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب میرپور خاص	۱/۲/-
(۴۹)	احمد دین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۱/۸/-
(۵۰)	میاں محمد یوسف خاں صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱/-/-
(۵۱)	" "	۵/-/-
(۵۲)	امۃ القیوم بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون	۵/-/-

درخواست دعا

میں عرصہ پانچ سال سے بہت مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ کریم مجھے ان پریشانیوں سے نجات بخشے۔

(خاکسار۔ عبدالحق جہلم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴